نوحہ

نہر پر لاشہ پڑا ہے باوفا عباسؑ کا
اٹھ گیا بہنوں کے سر سے آسرا عباسؑ کا

پھینک دو ہاتھوں سے کوزہ دیکھو سورج ڈھل گیا
اے سکینہؑ اب نہ دیکھو راستہ عباسؑ کا

بازوؤں کا غم نہ تھا لیکن جو مشکیزہ چھدا
ایسا لگتا تھا کلیجہ چھد گیا عباسؑ کا

مات دی ہے پیاس کو پیاسے نے پانی کے بغیر
موجِ دریا دیکھ یہ ہے معجزہ عباسؑ کا

لب لرزتے تھے مگر مولاؑ کو بھائی کہہ دیا
حکم کی تعمیل کرنا کام تھا عباسؑ کا

جب سکینہؑ کی طرف بڑھنے لگا شمرِ لعیں
ساحلِ دریا پہ لاشہ کانپ اٹھا عباسؑ کا

یوں سکینہؑ کا سفر تھا کربلا سے شام تک
تھا نظر میں ہر گھڑی چہرہ چچا عباسؑ کا

190 حق ادا ہوتا نہیں ہے اِن سے اے ام البنینؑ
جتنا بھی ماتم کریں اہلِ عزا عباسؑ کا

ہو مصدقؔ کا قلم ہر دم وفادارِ حسینؑ
خالقِ عباسؑ! تجھ کو واسطہ عباسؑ کا